مُفید النساء

(عورتوں کے خصوصی مسائل)

خواتین کے لئے بہترین تحفہ

مصنفہ نصرت فاطمہ قادریہ عطاریہ
(مدرسہ جامعۃ المدینہ للبنات)

باہتمام ابو الرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر مکتبہ امام غزالی

انتساب

بہت عقیدت و محبت سے اس کتاب کو پیش کرتی ہوں حضرت امامِ اعظم
سیّدنا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کہ جن کی فقہی بصیرت
اور احتیاط کا یہ عالم تھا کہ صِرف طہارت کے مسائل کی تحقیق کیلئے
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو کنیزیں رکھیں تھیں۔
اوران مسائل پرشان دار تحقیق کر کے اُمّتِ مسلمہ کے مردوں اور عورَتوں
پراحسانِ عظیم فرمایا۔

کنیزِ درِ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نصرت فاطمہ قادریہ عطاریہ
یکم شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ کراچی

عرضِ ناشر

اکثر خواتین اپنے خصوصی مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے پریشان رہتی ہیں اور کسی سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتی ہیں۔ جب کہ اُن کیلئے یہ مسائل سیکھنا بے حد ضروری ہیں ورنہ گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ خواتین کی اس پریشانی کے حل کیلئے محترمہ نصرت فاطمہ قادریہ عطاریہ نے **خواتین کے خصوصی مسائل** کو بڑی محنت سے کتاب کی شکل میں پیش کردیا ہے کیونکہ خواتین کے مسائل کو خواتین ہی صحیح طور پر سمجھ سکتی ہے۔

مصنفہ نے خواتین کے مسائل کی طرف توجہ دے کر خواتین کیلئے آسانی پیدا کردی ہے۔ اس سے پہلے محترمہ **عورتوں کی نماز مع جدید سائنسی تحقیقات ...... عورتوں کی وصیت اور تجہیز و تکفین کا طریقہ** تحریر کرچکی ہیں اور اب زیرِ نظر کتاب تحریر کی ہے۔ یہ کتاب خواتین کیلئے بے حد ضروری ہے لہٰذا یہ خود بھی پڑھیں اور دوسری بہنوں کو بھی دیں تا کہ اُن کو اپنے ضروری مسائل سے آگاہی ہو۔ اللہ تعالیٰ مصنفہ کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرما کر سرمایہ آخرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقط والسلام

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

عرضِ مصنفہ

حیض کا باب نہایت اہم اور مشکل ترین باب ہے۔ اس کے مسائل عورتوں کیلئے سیکھنا انتہائی ضروری ہیں کیونکہ عورتوں کے حق میں بہت سے امورِ دینیہ کی صحت یعنی ان کے صحیح ہونے کا دارو مدار حیض کے مسائل جاننے پر ہے۔ مثلاً طہارت، نماز، روزہ، قرأۃ قرآن، اعتِکاف، حج، بلوغ، وطی، طلاق، عدت وغیرہ۔

اس لئے کوشش کی ہے کہ نہایت آسان انداز میں اپنی بہنوں کو اس کے مسائل سمجھائیں۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ آپ غور و فکر کیساتھ اور اچھی طرح سمجھ کر اس رِسالہ کا مطالعہ کریں تو آپ کے کافی مسائل حل ہو جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کاوش کو ہماری بہنوں کیلئے نافع اور ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین بطفیلِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خاک پا علمائے حق

نصرت فاطمہ قادریہ عطاریہ

تقدیم

خطیبِ ملّت حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی

اُردو میں دینی فقہی موضوعات پر خواتین اہل قلم کی کتابیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور مطبوعہ کتب بھی مسلم خواتین تک شاید ہی پہنچی ہوں۔ چھوٹے بڑے علاقوں کی بیش تر خواتین اپنے گھرانوں کی بزرگ خواتین کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتی ہیں یعنی یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ ان کی اپنی خانہ ساز فقہ ہے اور خواتین خود ہی اس میں من مانا اجتہاد بھی کرتی رہتی ہیں۔
علمائے کرام سے مسائل دریافت کرنا انہیں گوارا نہیں یا وہ جھجکتی ہیں اور **خصوصی مسائل** دریافت کرنا انہیں خاصا دشوار ہے۔
اجتماعات میں ایسے مسائل اکثر علمائے کرام بیان نہیں کر پاتے۔ فقہی کتابوں میں درج مشکل زبان کی وجہ سے خواتین کی بڑی تعداد ان ضروری مسائل کی آگہی اور سمجھ سے محروم رہتی ہے اور صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے جانے کتنی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔
محترمہ نصرت فاطمہ قادری عطاری نے **عورتوں کے خصوصی مسائل** کے عنوان سے فقہ کی مستند کتب کی مدد سے آسان زبان میں یہ کتاب تحریر کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے، ایک عورت کے قلم سے عورتوں کیلئے یہ کتاب زیادہ مفید ثابت ہوگی۔
خانیوال کے جامعہ غوثیہ کے فاضل اساتذہ کرام نے خواتین کیلئے ترتیب دیئے گئے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد تنظیم المدارس اہل سنت کے سالانہ امتحانات میں اوّل آنے والی محترمہ نصرت فاطمہ قادری کے اس سے پہلے بھی دو کتابچے شائع ہو چکے ہیں، وہ کراچی میں خواتین کے ایک مدرسے میں تدریس کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں اور تقریر و تحریر سے بھی شغف رکھتی ہیں۔
مجھے خوشی ہے کہ مسلک حق کی تبلیغ و اشاعت میں سنّی خواتین کی خاصی تعداد بھی شامل ہے اللہ کریم جلّ شانہ اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ان کے علم و عمل اور جذبے میں برکت عطا فرمائے اور ان کی محنتیں بار آور ہوں۔ آمین

کوکب نورانی اوکاڑوی

۵۳۔ بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی

فون نمبر........ 4525343 / 4521323

باب نمبر۱ ...... حیض

حیض

حیض کے متعلق سورۃ البقرہ پارہ نمبر۲ آیت نمبر۲۲۲ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

ویسئلونک عن المحیض ط قل ھو اذی لا فاعتزلو النسآء فی المحیض لا ولا تقربوھن حتی یطھرن ج فاذا تطھرن فأتو ھن من حیث امرکم اللّٰہ ط

ترجمہ از کنزالایمان : اورتم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرماؤ وہ ناپاکی ہے،تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دِنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہوجائیں توان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔

وضاحت......یہود ایامِ حیض میں عورت سے بالکل قطع تعلق کرلیا کرتے تھے۔ایک ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کردیتے تھے یہاں تک کہ عورت کے ساتھ کھانا پینا بھی ترک کردیتے تھے اوراس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی ناپاک خیال کیا کرتے تھے اور مشرکین عرب کا رویہ بھی تقریباً ایسا ہی تھا۔جبکہ نصاریٰ ان دونوں میں کسی قسم کا پرہیز نہیں کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمبستری سے بھی باز نہیں آتے تھے۔ (تفسیر ضیاءالقرآن،جلداوّل)

جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق دریافت کیا گیا تو یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی۔

اس آیتِ مبارکہ سے جوحکم واضح ہوتا ہے اس میں نہ افراط (زیادتی) ہے اورنہ تفریط (کمی) ہے بلکہ اسلام کی روایتی میانہ روی اور اعتدال جلوہ فرما ہے۔

حیض کی حالت میں صحبت منع کردیا گیا کیونکہ مردوعورت کا فائدہ اسی میں ہے،کیونکہ عورت کی طبیعت ان دِنوں نڈھال ہوتی ہے۔ یہ عمل اس کیلئے بھی ناگوارِ خاطر ہوتا ہے۔خون بہرحال نجس وغلیظ ہے ایسی حالت میں مقاربت کو طبی لحاظ سے بھی انسان پسند نہیں کرتا بلکہ ایسا کرنے سے بعض اوقات نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔لیکن ساتھ اُٹھنے بیٹھنے،کھانے پینے کو اِسلام نے جائز رکھا ہے کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ (تفسیر ضیاءالقرآن،جلداوّل)

حیض کے لغوی معنی

الحیض فی اللغۃ عبارۃ عن السیلان

لغت میں حیض کا معنیٰ سیلان (بہنا) ہے چنانچہ کہا جاتا ہے: **حاض السیل والوادی** 'جب اس میں پانی بہنے لگے' اور کہا جاتا ہے: **حاضت الشجرۃ اذا سال منھا الصمغ الاحمر** جب درخت سے اس کا سرخ لعاب بہنے لگے۔
(تبیین الحقائق،باب الحیض،جلد۲،صفحہ۵۴)

حیض کی شرعی تعریف

ھو دم یقضہ، رحم امراۃ سلیمۃ عن داء ---- (کنزالدقائق،باب الحیض،صفحہ۱۵،مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ)

شریعت میں حیض وہ خون ہے جوعورت کے بالغ ہونے کے بعد (حسبِ عادت) اوقاتِ مقررہ میں اس کے رحم کے نچلے حصّے سے نکلے۔اورکہا گیا ہے: 'حیض وہ خون ہے جس کوایسی عورت کا رحم پھینکے جو بیماری اورکم سنی سے سلامت ہو۔'

بعض فقہائے کرام نے اس کی تعریف یوں کی ہے: 'حیض ایک شرعی مانع (رکاوٹ) ہے جو بغیر ولادت رحم سے خون آنے پر پیش آتا ہے۔جس کی وجہ سے عورت بعض امورِ شرعیہ سے روک دی جاتی ہے۔'

حیض کے نام

حیض کے دس نام ہیں:۔

(۱) حیض (۲) طمث (۳) ضحک (٤) اکبار (٥) اعصار (٦) دراس (۷) عراک (۸) فراک (۹) لـحمس

(۱۰) نفاس (بحرالرائق، باب الحیض)

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اَنفست کیا تمہیں حیض آگیا ہے۔ (قسطلانی)

نحوی تحقیق

حیض مؤنثِ سمائی ہے لیکن عموماً مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حیض کا سبب

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرتِ حواء علیہا السلام نے جب شجر خلد سے تناول کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں مبتلا کیا اور اس کو (اسی سبب سے) ان کی بیٹیوں میں قیامت تک باقی رکھا۔ (البحرالرائق، جلداوّل، باب الحیض، صفحہ:۳۳۱، مکتبہ رشیدیہ)

جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حیض کی ابتداء حضرت حوا کو اس وقت سے ہوئی جبکہ ان کو جنت سے اتارا گیا تھا۔

بخاری شریف میں کتاب الحیض کے باب میں مذکور ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ 'یہ وہ شے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں میں مقرر کیا ہے۔'

بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں سے حیض شروع ہوا۔ (البحرالرائق، جلداوّل، صفحہ:۳۳۲)

شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ سب سے پہلے حیض کے احکام بنی اسرائیل پر آئے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبدالرزاق سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے مرد وعورت سب یکجا نماز پڑھا کرتے تھے اسی میں مرد عورت ایک دوسرے سے تعلقات قائم کر لیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر حیض کی وجہ سے پابندی لگادی اور ان کو مساجد میں آنے سے روک دیا۔ (البحرالرائق، جلداوّل، صفحہ:۳۳۲)

حیض کا رکن

رحم سے خون کا برآمد ہونا اس کا رکن کہلاتا ہے۔ (عامہ کتب)

حیض کی شرط

حیض کی شرط یہ ہے کہ اس خون سے پہلے نصابِ طہر یعنی پندرہ دِن مکمل گزر چکے ہوں اور یہ خون تین دِن سے کم بھی نہ ہو۔ یعنی دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔

حیض کی مقدار

حیض کی مقدار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔اس کا وقت نو سال کی عمر کے بعد سے ہے اور ثبوتِ حکم خون کے برآمد ہونے سے شروع ہوگا۔ (عامہ کتب)

حیض کی رنگت

حیض کے چھ رنگ ہیں:۔

(۱) سرخ (۲) سیاہ (۳) سبز (٤) زرد (٥) گدلا (٦) مٹیالا

حائضہ عورت ایامِ حیض میں ان چھ رنگوں میں سے جس رنگ کا بھی خون خود سے خارج ہوتا دیکھے سب حیض میں شمار ہوگا یہاں تک کہ خالص سفید رطوبت نظر آنے لگے۔ (کنزالدقائق)

حیض آنے کی عمر

حیض آنے کی کم از کم عمر 9 سال سے 12 سال ہے۔

حیض ختم ہونے کی عمر

حیض ختم ہونے کی عمر بالعموم پچپن (55) سال ہے۔اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سنِ ایاس کہتے ہیں۔اگر پچپن برس کی عمر کے بعد کسی کو حیض آئے اور خوب سرخ یا سیاہ ہے تو حیض ہے اور اگر زرد، سبز، خاکی ہو تو حیض نہیں۔

حیض کی حکمت

بالغہ عورت کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اسکی جان پر بن آئے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا، تو وہ خون اگر بدن میں سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں۔ (بہارِ شریعت، صفحہ:۴۲، حصہ دوم، ضیاء القرآن، جلد اوّل)

حیض کی مدّت

اقلہ ثلاثہ ایام و اکثرہ عشرۃ (کنز الدقائق، باب الحیض، صفحہ:۱۵)

حیض کی مدّت کم سے کم تین دِن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہے۔ اگر ایک مِنٹ بھی کم ہے تو حیض نہیں اور زِیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ:۴۲)

ایک غلطی کا اِزالہ

عموماً خواتین میں اس بات کی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر ایک یا دو دِن خون آئے تو وہ اس کو بھی حیض سمجھتی ہیں اور نماز وغیرہ چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ ذِہن نشین رکھیں کہ تین دِن سے کم مدت کا خون ہرگز حیض نہیں بلکہ 72 گھنٹے سے ذرا بھی پہلے خون ختم ہو جائے تو حیض نہیں۔

بعض کو مسلسل نہیں آتا کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وقفے وقفے سے آتا ہے مگر تین دن آتا ہے لیکن یہ تین دن دس دن میں پورے ہوتے ہیں تو اسی طرح عموماً دس دن کے بعد اگر خون آجائے تو خواتین اس کو حیض سمجھتی ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری ہوا تو یہ حیض نہیں۔

دارقطنی نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کیا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اقل الحیض للجاریۃ البکر و الثیب الثلاثی و اکثر ما یکون عشرۃ ایام فاذا ذاد فھی مستحاضہ (فتح القدیر، صفحہ:۱۴۳، جلد۱، باب الحیض)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ اور شادی شدہ عورت کیلئے حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے اور دس دن سے زائد ہو تو وہ عورت مستحاضہ ہے۔

دو حیض کے درمیان پاکی کی مدت

دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت 15 دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے خون بند رہے گا پاک رہے گی۔

اب حیض کے متعلق چند مسائل درج کئے جاتے ھیں

مسئلہ ا...... اگر سورج کی کرن چمکتی تھی کہ حیض شروع ہوا، اور تین دن تین رات پوری ہوکر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہو تو حیض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، جلد اوّل، صفحہ:۴۲)

مسئلہ ۲...... اگر آج صبح ٹھیک 9 بجے حیض شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک 9 بجے ایک دن رات ہوگا۔ اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا۔ جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، جلد اوّل، صفحہ:۴۲)

مسئلہ ۳...... دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دِن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ۔

مسئلہ ۴...... اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی اب کی مرتبہ کُل دس دن آیا، تو یہ دس دن حیض کے شمار ہونگے (ممکن ہے عادت بدل گئی ہو۔)

مسئلہ ۵...... اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی اب کی مرتبہ کُل بارہ دِن حیض آیا تو پانچ دن حیض کے اس کی عادت کے مطابق شمار ہونگے اور باقی سات دِن استحاضہ کے۔

مسئلہ ۶...... اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہ تھی کبھی چار دن حیض آتا ہے اور کبھی پانچ دِن، اب کی مرتبہ اس کو بارہ دِن خون آیا تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ کے۔

مسئلہ ۷...... ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو پانچ دن خون آتا تھا ایک مرتبہ اس کو چھ دن آیا یا سات دن کی عادت تھی تو آٹھ یا نو یا دس دن تک خون آگیا تو ایسی صورت میں عورت کی عادت بدلی ہے یہ ایامِ حیض میں داخل ہیں۔ (شامی، عالمگیری)

مسئلہ ۸...... ایک عورت کو دو دِن خون آکر بند ہوگیا، پھر چھٹے دن خون آیا یعنی تین دن بیچ میں خون نہ آیا تو یہ دن بھی حیض میں ہی شمار ہوں گے۔ اس تین دن کی درمیانی پاکی یعنی خون نہ آنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی دس دنوں کے اندر دو خونوں کے درمیان ہوتی ہے، وہ حیض میں شمار ہوتی ہے۔ ایسا طہر متخلل بین الدمین سب حیض میں ہی داخل ہے خواہ وہ عورت عادت والی ہو یا غیر عادت والی ہو۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ ۹...... کسی لڑکی کو پہلی بار حیض آیا اور گیارہ دِن تک خون جاری رہا، تو دس دِن حیض کے شمار ہونگے اور دس دِن سے زیادہ جو دن ہو، وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۰...... اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں، حیض کے ہیں اور درمیان میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ ۱۱...... ایک عورت کو اس ماہ کے حیض کے بعد مسلسل خون جاری ہوگیا اور وہ اپنی حیض کی مدّت بھی بھول گئی تو ظن غالب پر عمل کرے یعنی خوب سوچے، اب جتنے دِن گمان میں حیض کے ہوئے ہیں ان کو نکال کر باقی میں نماز روزہ کرے۔ (شامی)

مسئلہ ۱۲...... کسی عورت کی عادت پانچ تاریخ کو خون آنے کی تھی تاریخ سے ایک دن پہلے خون آ کر بند ہوگیا پھر دس دن تک نہیں آیا پھر گیارہویں دن آگیا۔ خون نہ آنے کے یہ جو دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے مطابق دنوں کے برابر حیض قرار دے۔

مسئلہ ۱۳...... ایک عورت کی عادت تھی کہ اسکو چار تاریخ کو حیض آتا تھا لیکن اسکے حیض کے دن معین نہ تھے یعنی کبھی پانچ دن آتا ہے کبھی چھ دن کہ اس کو عادت سے ایک دن پہلے تک خون آیا پھر دس دن بند اور گیارہویں دن پھر آگیا تو یہ دس دن حیض کے ہیں۔

مسئلہ ۱۴...... کسی کو سات دن کی عادت تھی اس ماہ صِرف تین دن رات خون آ کر بند ہوگیا تین دن تین رات کے بعد سفید رطوبت آتی رہی تو اس کیلئے یہی تین دن تین رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۱۵...... کسی عورت کو دو دِن خون آگیا پندرہ دن پاک رہی پھر دو دِن خون آگیا، نہ پہلی مرتبہ حیض ہے نہ بعد والا، بلکہ یہ خون استحاضہ کا ہے۔

مسئلہ ۱۶...... ایک عورت کا پانچ دن خون آنے کی عادت تھی اس مرتبہ اس کو چوتھے دن خون منقطع ہوگیا تو اس عورت کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے جب تک نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ ۱۷...... جب خون فرجِ خارج (شرم گاہ کا بیرونی حصہ) سے باہر آ جائے تب حیض کا حکم لگے گا۔

مسئلہ ۱۸...... یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت بھی آئے، جب بھی حیض ہے۔

حائضہ عورت سے جِماع کا حکم

حالتِ حیض میں جماع سے ممانعت

۱......حیض کی حالت میں جماع حرام ہے۔

۲......حیض کی حالت میں جماع جائز سمجھنا کفر ہے۔

۳......اگر کسی نے اس حالت میں حرام سمجھ کر جماع کر لیا تو اس پر توبہ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا......

ولا تقربو ھن حتیٰ یطھرن

ترجمۂ کنزالایمان : اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔

حدیثِ پاک......حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو حیض والی عورت سے یا پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفران کیا، اس سب چیزوں کا جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُتاری گئیں۔ (ترمذی)

مسئلہ......ایک عورت کی عادت چھ دن خون آنے کی تھی اس مہینے اس کو پانچ دن خون آ کر بند ہوگیا، وہ غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دے۔اس سے صحبت جائز ہے نہیں۔

بحرالرائق میں ہے......اگر عادت سے کم میں حیض ختم ہو تو جماع جائز نہیں اگر چہ غسل کر لیں، کیونکہ عادت کی طرف لوٹنا غالب ہے۔

مسئلہ......(۱) ایک عورت کی سات دن حیض کی عادت تھی اب بھی سات روزہ ہی خون آ کر بند ہوگیا تو اگر عورت نہالے تو اس سے صحبت جائز ہے۔

(۲) اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تَیَمُّم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز ہی پڑھ لیں۔

(۳) یا اس پر نماز پنجگانہ میں سے کسی کا وقت گزر جائے جس میں کم از کم اس نے اتنا وَقت پایا کہ نہا کر سر سے پاؤں تک چادر لپیٹ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو ایسی عورت سے بے طہارت صحبت جائز ہے۔

مسئلہ......اگر دس دِن کامل میں عورت کو خون آ کر بند ہوگیا تو اس سے بغیر غسل کے بھی صحبت جائز ہے اور مستحب یہ ہے کہ جب تک غسل نہ کرے جماع نہ کرے۔

اہم مسئلہ......ایامِ حیض میں عورت سے زیرناف سے رانوں تک عورت کے بدن سے بغیر کسی پردہ کے جسکے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع (فائدہ اٹھانا) جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا بلاشہوت چھونا بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز ہے۔

فارغ ہونا پیٹ پر جائز ہے اور ران پر ناجائز۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۴، صفحہ: ۳۵۳، رضا فاؤنڈیشن)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں......حالتِ حیض ونفاس میں زیرِ ناف سے رانوں تک عورت کے بدن سے بلا کسی حائل کہ جس کے سبب عورت کے جسم کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع (فائدہ اٹھانا) جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اتنے بدن کے ٹکڑے پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۴، صفحہ: ۳۵۳، رضا فاؤنڈیشن)

مسئلہ ...... حالتِ حیض میں عورت کے ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا دُرست ہے۔ (درمختار)

حالتِ حیض میں جماع کرنے کا کَفّارہ

اگر جماع ایسی حالت میں کیا جبکہ خون سرخ آرہا ہے۔آمد کا زمانہ ہے تو ایک دِینار صَدَقہ کرنا مستحب ہے اور اگر حیض کے ختم کے قریب کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔اگر کوئی شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو توبہ واِستغفار کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جب آدمی اپنی عورَت سے حالتِ حیض میں جماع کرلے تو چاہئے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔'

ترمذی کی روایت اس طرح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔'

مسئلہ......حالتِ حیض میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو کو چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت۔اگر اس پر موٹا کپڑا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ......بحالتِ حیض ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے عورت کو چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲)

☆ ایسی حالت میں عورت سے بوس وکنار جائز ہے۔

☆ اپنے ساتھ کھلانا، سونا جائز ہے، بلکہ اس وجہ سے اس کے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔

☆ ناف سے گھٹنوں تک کے حصّے کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں۔

نوٹ......اگر ایک ساتھ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور مرد کا اپنے آپ پر قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر شہوت کا گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔

نوٹ......حیض کی حالت میں عورت بدن کے ہر حصے کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے، اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔ان باتوں سے احتراز کرنا (بچنا) یہود ومجوس کا طریقہ ہے۔حائضہ عورت کا چھونا، اس کا جوٹھا کھانا، پینا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۴، صفحہ: ۳۵۵)

حیض والی عورت کیلئے نماز کے احکام

۱......حالتِ حیض میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

۲......ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ان کی قضا بھی نہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ظاہری زمانے میں ہم حیض سے پاک ہوکر روزوں کی قضا کرتے تھے اور نمازوں کی قضا نہیں کرتے تھے۔ (صحاح)

☆ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو بالفرض اگر کسی عورت کو تین دِن بھی حیض آتا تو ہر مہینے میں اس کی قضا نماز 60 رکعتیں ہوتی اور سال کی 720 رکعتیں ہوتیں۔اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا۔اس لئے نماز کو معاف فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

لا یُکلف اللّٰہ نفسًا اِلاَّ وُسعھا (البقرہ،آیت نمبر:۲۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان : اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

☆ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام کو مبتلائے حیض دیکھا تو بارگاہِ ربّ العزّت سے نماز کا حکم دریافت فرمایا، تو بارگاہِ اقدس سے معافی کا حکم صادر ہوا۔حضرت صفی اللہ علیہ السلام نے روزے کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دے دیا شانِ نیازی نے اس دخل کو پسند نہیں فرمایا اس لئے روزے کی قضاء ہوئی۔ (رکن دین۔کتب خانہ شان اسلام،صفحہ:۱۶)

۳......نماز کا آخری وقت ہوگیا ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آگیا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی۔اگرچہ اتنا تنگ وَقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

٤......فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہے۔پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ کرے۔

٥......اگر نفل نماز پڑھ رہی تھی حیض آگیا تو اس کی قضا واجب ہے۔

٦......حیض والی کو تین دن سے کم خون آکر بند ہوگیا تو نماز پڑھے غسل کی ضرورت نہیں۔

۷......کسی عورت کے عادت کے دن مقرر تھے یعنی پانچ دن یا سات دن وغیرہ لیکن ابھی پانچ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون بند ہوگیا تو چاہئے کہ غسل کرکے نماز پڑھے۔عادت کے دن کا انتظار نہ کرے۔

۸......نماز کے وقت اتنی دیر تک وضو کر کے ذِکر وغیرہ میں مشغول رہیں تا کہ عادت رہے۔

۹......اگر کسی عورت کو ایک دو دِن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں وضو کر کے نماز پڑھے لیکن نماز کے مستحب وقت کے آخر کا انتظار کرنا واجب ہے کہ شاید دوبارہ خون آ جائے۔

۱۰......اگر دس دِن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کر لے تو نہانے کے بعد ذرا سا وقت بچے گا جس میں صِرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی ایسی صورت میں اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور اگر نہ پڑھی تو بعد میں قضا کرنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو معاف ہے اس کی قضا کرنا واجب نہیں۔

۱۱......اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہنے اور نیت کا وقت باقی ہو تو نیت باندھ کر نماز شروع کر دیں۔ اگر چہ نیت کے بعد نماز کا وقت نکل بھی جائے تو بھی نماز پوری کرے ایسی صورت میں نماز قضا نہیں کرنی پڑے گی۔ لیکن صبح کے وقت (فجر) میں نیت باندھنے کے بعد سورج نکل آئے تو نماز ٹوٹ گئی پھر سے قضا کرے۔

۱۲......اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت رہ گیا کہ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زِیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی اور غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہے اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔

۱۳......حیض والی عورت کیلئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہے، اتنی دیر سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، دُرودِ پاک اور اِستغفار پڑھتی رہے تا کہ عادت قائم رہے۔

۱۴......جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور دس دِن سے کم میں وہ پاک ہو جائے یا عادت والی عورت عادت سے کم دِنوں میں پاک ہو جائے تو غسل اور وضو میں اس قدر تاخیر کرے کہ نماز کا مکروہ وقت نہ آ جائے یعنی نماز کے مستحب وقت کے آخر میں نماز ادا کرے۔

۱۵......نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دَوران حیض آ گیا تو اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔

حیض والی عورت کیلئے روزے کے احکام

۱......حیض کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

۲......حیض کی حالت میں جو روزے چھوٹ گئے ان کی اور دِنوں میں قضا کرنا فرض ہے۔ آئندہ رمضان آنے سے پہلے اپنے ذِمے فرض روزوں کی قضا ضروری ہے۔

۳......اگر پورے دس دِن پر پاک ہوئی اور رات کا اتنا وقت باقی نہیں کہ اللہ اکبر کہہ لیں تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے۔

٤......اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے۔ اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بغیر نہائے روزہ کی نیّت کرلیں۔ صبح صادق ہونے پر نہالے۔

۵......اگر دن کے کسی حصّے میں پاک ہوئی تو روزہ داروں کی طرح رہنا واجِب ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں کرسکتی جو روزے کے خلاف ہو۔ یعنی روزہ کی حالت کے مطابق رہے۔ (بہارِ شریعت)

٦......مغرب سے تھوڑی دیر پہلے بھی حیض آگیا تو روزہ جاتا رہا۔

۷......اگر نفلی روزے میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا کرے۔

نوٹ......بہت سی عورتیں اس غلط فہمی کا شکار ہوتی ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی دِن ان کو حیض آگیا تو سمجھتی ہیں کہ زوال سے پہلے اگر حیض آگیا تو روزہ افطار نہیں کرسکتی۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ دِن کے کسی بھی حصے میں اگر اس کو حیض آگیا تو روزہ افطار کرسکتی ہے اور اس کو اس دن کے روزے کی قضا کرنی پڑے گی۔

☆ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرض روزے پورے سال میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں اور زِیادہ سے زیادہ حیض کے دس دن ہیں بس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی۔ اگر کوئی عورت ہر ماہ بھی ایک روزہ رکھتی رہی تب بھی دس ماہ میں اس کے روزوں کی قضا ادا ہوجائے گی۔

۸......اگر رمضان شریف میں دس دِن میں پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا دُرست نہیں، شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دِن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضا بھی رکھنی پڑے گی۔

حیض والی عورت کیلئے حج کے احکام

صحیح بخاری میں ہے، اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ہم حج کیلئے نکلے، جب سرف (ایک جگہ کا نام) میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، فرمایا تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائضہ ہوئی عرض کی ہاں۔ فرمایا، یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے علاوہ خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کو ایامِ حج میں حیض ہو تو وہ طواف کے علاوہ تمام حج کے ارکان ادا کر سکتی ہے یعنی حرم کے اندر نہیں جائے گی۔

☆ اگر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہو گیا۔ عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے افعال (منیٰ عرفات وغیرہ میں جانا) شروع ہو گیا تو اب یہ عورت عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کر دے بعد میں عمرے کی قضا کر لے۔

☆ جو حائضہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کیلئے حاضری دے اس کیلئے دُرود و سلام پڑھنا تو جائز ہے لیکن مسجد نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں داخل نہ ہو، باہر سے پڑھ لے۔

حیض والی عورت کیلئے طواف کا حکم

چونکہ طواف کیلئے مسجد میں جانا پڑتا ہے اور حیض والی عورت کا مسجد میں جانا حرام ہے۔ لہٰذا اگر کسی عورت کو حج کے ایام میں حیض آجائے تو وہ طواف نہیں کرسکتی۔ اس لئے خانہ کعبہ کے اندر جانا، اس کا طواف کرنا، حائضہ عورت کیلئے حرام ہے۔ (نورالایضاح)

۱......حج کو جاتے ہوئے راستہ میں حیض آگیا تو اسی حالت میں احرام باندھ لے اور موقع ہو تو احرام کیلئے غسل بھی کر لے اس غسل سے عورت پاک شمار نہیں ہوگی ایسی صورت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیش آئی تھی۔

۲......اسی طرح مکہ شریف سے رُخصت ہونے سے پہلے حیض شروع ہوگیا تو اب طوافِ وَداع (یعنی وہ طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے) معاف ہوگیا، بغیر طواف کئے ہی چلی آئے ایسی صورت حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیش آئی تھی۔ (اگر سعودی عرب ہی میں قیام کسی اور شہر میں باقی ہے تو یعنی وطن واپسی سے پہلے)

۳......اگر عورت کو طواف کرتے کرتے حیض آگیا چاہے طواف (فرض ہو، واجب یا نفل) تو اسی وقت مسجد سے باہر آجانا ضروری ہے اس کو پورا کرنا، یا مسجد میں ٹھہرے رہنا گناہ ہے۔

٤......اگر طواف کے چار یا اس سے زِیادہ شوط (چکر) ہوگئے تو وہ طواف ادا ہوگیا اور جتنے چکر باقی رہ گئے اس کا صَدَقہ دے اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہوا، پاک ہونے کے بعد قضا کرے۔

نوٹ......صدقہ یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے بدلے میں آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جَو دے۔ (صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کا ہے)

۵......اگر پورا یا اکثر طواف پاکی کی حالت میں کرلیا، اس کے بعد حیض شروع ہوگیا اور ابھی صفا مروہ کی سعی باقی ہے تو اس کو حیض کی حالت میں کرسکتی ہے سعی کیلئے طہارت شرط نہیں اس طواف کے بعد تحیۃ الطّواف (دو رکعت) نہ پڑھے۔

٦......عمرہ کا احرام بھی حالتِ حیض میں صحیح ہے البتہ طواف اس حالت میں نہیں کرسکتی ہے اگر پورا طواف یا اکثر طواف کرنے کے بعد حیض شروع ہوا، تو سعی کرسکتی ہے اور تحیۃ الطّواف معاف ہوجائے گا۔

حیض والی عورت کیلئے جائے نماز (مُصَلّٰی) چھونے کا حکم

حائضہ عورت جائے نماز چھوسکتی ہے، کیونکہ حیض کی نجاست نجاستِ حکمی ہے، حقیقی نہیں۔ یہ نماز، روزے کی ادائیگی، مسجد میں داخلہ اور قرآن چھونے سے مانع (منع کرنے والی) ہے۔ یہ نجاستِ حقیقی کی طرح انسان کی جلد کو ناپاک نہیں کرتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذرا مسجد سے چٹائی (مصلّٰی) اٹھاؤ، میں نے کہا، میں تو حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض نجاستِ حکمی ہے حقیقی نہیں، اس لئے حائضہ کا جوٹھا اور پسینہ بھی پاک ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کی وجہ سے (حیض والی عورت کیلئے مسجد میں داخلہ منع ہے) حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مُصلّٰی لانے سے رکیں ان کو یہ خیال رہا کہ نجاستِ حقیقی کی طرح حیض کی نجاست پورے بدن کو ناپاک کردیتی ہے۔ اس میں ہاتھ بھی شامل ہے تو ناپاک ہاتھ سے مصلّٰی کس طرح چھوئیں؟ لہٰذا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی کہ یہ دیکھنے والی نجاست کی طرح بدن میں نہیں سرایت کرتی۔ پس پتہ چلا کہ حائضہ عورت جائے نماز اور تسبیح وغیرہ چھوسکتی ہے۔ (مسند امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حائضہ عورت کے جوٹھے کا حکم

حائضہ عورت کا جوٹھا پاک ہے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ حیض میں پانی پیتی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے۔ حالتِ حیض میں ہڈی نوچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا دہنِ مبارک اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔

حائضہ عورت اپنے شوھر کی خدمت کرسکتی ھے

حائضہ عورت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا جائز ہے۔ چنانچہ رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک دھلوانے کیلئے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قریب کرتے اس وقت آپ گھر میں ہوتیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معتکف ہوتے۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتیں، میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے، حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں عروہ سے سوال کیا گیا، حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اور جب عورت مجھ سے قریب ہوسکتی ہے۔ عروہ نے جواب دیا، یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کرسکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے۔ اپنے سرِ مبارک کو ان سے قریب کردیتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں۔

☆ عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حالتِ حیض میں بیوی سے کیا چیز حلال ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ازار سے اوپر تیرے لئے حلال ہے۔

حائضہ کو دینی کتابیں اور اخبار وغیرہ چھونے کا حکم

حائضہ عورت دِینی کتب یا اخبار وغیرہ چھو بھی سکتی ہے اور پڑھ بھی سکتی ہے۔ البتہ ان کو پڑھنے میں یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ اگر اس کتاب یا اخبار وغیرہ میں عین اس جگہ پر جہاں قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہو، اس پر یا اس کی جگہ پر ہاتھ یا اُنگلی وغیرہ نہیں لگنی چاہئے، باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔ یہی احتیاط بے وُضو شخص کو بھی کرنی چاہئے۔ (عامہ کتب)

حائضہ کیلئے سجدے کے احکام

حیض والی عورت جب سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور خود پڑھے تب بھی واجب نہیں مگر اسے پڑھنا نہیں چاہئے۔

حائضہ کیلئے اعتکاف کے احکام

☆ حالتِ حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پاکی میں اعتکاف شروع کیا درمیان میں حیض آگیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، صِرف اسی ایک دن کی قضا کرے جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے۔

☆ البتہ مستحاضہ (استحاضہ والی) کیلئے اعتکاف کرنا دُرست ہے جیسا کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ امہات المؤمنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا جبکہ وہ مستحاضہ تھیں۔ (بخاری)

حائضہ کیلئے طلاق و عدت کے احکام

☆ حیض والی عورت کو اگر طلاق پڑ جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

☆ حیض والی عورت کو اگر طلاق دے دی تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

☆ حالتِ حیض میں طلاق دینا گناہ ہے لیکن طلاق واقع ہو جائے گی اور جس حیض میں طلاق دی اس کا اعتبار نہیں اس کے علاوہ تین حیض عدت میں گزارے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

حیض والی عورت کیلئے قرآن مجید پڑھنے کا حکم

۱......حیض والی یا نفاس والی عورت کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، یا زبانی پڑھنا، اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد، چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا اُنگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصّہ لگے، یہ سب حرام ہیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے...... حائضہ اور جنبی (جس پر غسل واجب ہے) قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۲......کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو، اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

۳......جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

٤......حالتِ حیض میں کُرتے کے دامن، دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے یا اَوڑھے ہوئے ہے، قرآن مجید چھونا حرام ہے۔

۵......معلّمہ حالتِ حیض یا نفاس میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے۔

٦......ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

۷......حالتِ حیض میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو جیسے تھیلی یا رومال یا چڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو چھونا جائز ہے اور جو پیوست ہو یا متصل ہو تو جائز نہیں۔

قرآن مجید کے ورق کے اطراف وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی دُرست نہیں۔

ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن شریف کی آیت ہو مکروہ ہے اگرچہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ نہ لکھے۔

حیض والی عورت جب سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور خود پڑھے تب بھی واجب نہیں۔

ذکر و اذکار کے دلائل

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذِکر فرماتے تھے۔ (امام احمد، مسلم، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

دُرِّ مختار میں ہے، حائضہ اور جنبی کیلئے دعاؤں کے پڑھنے، انہیں ہاتھ لگانے اور اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حیض والی عورت کیلئے ذکر و اذکار کے احکام

۱......حالتِ حیض ونفاس میں قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار، کلمہ، دُرودِ پاک پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲......ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

۳......حیض یا نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

٤......اذکار و دُرود شریف وغیرہ کی کتابوں کو ساتھ رکھنا بھی دُرست ہے۔

۵......ایسی دعائیں جو قرآن شریف میں آتی ہیں، دُعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے جبکہ تلاوت کی نیت نہ ہو مثلاً الحمد شریف کی پوری سورت بہ نیتِ دعا اور **ربنا اتنا فی الدنیا** وغیرہ آخر تک پڑھنا منع نہیں، شکر کے اِرادے سے الحمدللہ کہنا یا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا جائز ہے۔

٦...... **لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ** یا کوئی وظیفہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

حیض والی عورت کیلئے مسجد میں جانے کے احکام

۱......حالتِ حیض یا نفاس میں مسجد میں جانا حرام ہے۔

حضرتِ اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنبی اور حائضہ کیلئے مسجد حلال نہیں۔ (طبرانی، ابنِ ماجہ)

۲......حالتِ حیض یا نفاس میں اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں بھی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہئے کہ تیمّم کر لے۔

۳......مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے۔ کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمّم کر کے جانا جائز ہے۔

٤......عیدگاہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵......ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز لینا جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلّٰی اٹھا دینا۔ عرض کی، میں حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں حیض نہیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا سرِ مبارک دھلوانے کیلئے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب کرتے تھے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا گھر میں ہوتیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے۔ اُمّ المؤمنین عرض کرتی، میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے، حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ (جامع ترمذی)

٦......عیدگاہ، مدرسہ اور وہ جگہ جو نماز پڑھنے کیلئے گھر میں مقرر ہو، وہ مسجد کے حکم میں نہیں، ان میں داخل ہونا جائز ہے۔

حیض و نفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ھیں

حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں:۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) قرآنِ پاک کی ایک آیت پڑھنا (٤) قرآنِ پاک کو ہاتھ لگانا (۵) مسجد میں داخل ہونا (٦) جماع کرنا (۷) طواف کرنا (۸) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

باب نمبر۲ ...... نفاس

نفاس کا لغوی معنیٰ

اَلنفاس ولادَة المرأة تقولُ هِی نُفسَاءُ (مفردات امام راغب، صفحہ:۸۸، مطبوعہ بیروت)

نفاس کسرہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ ہے۔لیکن بالکسر زیادہ مشہور ہے۔اس کے معنیٰ لڑکے کے ہیں یا خون کے۔ کیونکہ مولود نفس ہے۔اسی طرح خون کو بھی نفس کہتے ہیں۔ (تبیین الحقائق)

نفاس کی شرعی تعریف

شرعاً عباره عن دم خارج من الرحم من القبل عقب خروج ولدٍاو اکثره

ترجمہ: رحم سے قبل سے اکثر یا پورا بچہ نکلنے کے بعد جو خون نکلتا ہے اُسے شریعت میں نفاس کہتے ہیں۔

(شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ، صفحہ:۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

نفاس کی نحوی تحقیق

قوله فی النفاس قد یکون جمعاً نفساء وقد یکونَ مصدراً (ہدایہ اولین، صفحہ:۶۹، مکتبہ شرکت علمیہ)

نفاس کی مدت

ولا حد لا قله و اکثره اربعون یوماً (کنز الدقائق، صفحہ:۱۸)

نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدّت چالیس دِن رات ہے۔

نوٹ......چالیس دن رات سے کم بھی خون نکلتا ہے۔

☆ نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

☆ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

☆ کسی عورت کو چالیس دِن سے زیادہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ......کسی عورت کو چالیس دن رات سے زیادہ خون آیا اور اُس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن نفاس ہوگا۔ اُس سے زائد استحاضہ۔

مسئلہ......کسی عورت کو چالیس دن رات سے زیادہ خون آیا، یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ۔

☆ چالیس دِن کے اندر کبھی خون، کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے۔اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ......پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔

اسقاط کے مسائل

مسئلہ...... حمل ساقط ہوگیا (یعنی گرگیا) اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں وغیرہ تو حمل گرنے کے بعد یہ خون نفاس ہے۔ (تقریباً 120 دِن میں عضو بن جانا قرار دیا جاتا ہے) (بہارِ شریعت)

☆ حمل ساقط ہونے کے بعد تین رات تک خون جاری رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گذر چکا ہے تو حیض ہے۔

☆ اگر تین دن سے پہلے ہی بند ہوگیا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گذرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

☆ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا استحاضہ ہے اور بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو۔ ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ...... نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے۔ اگر عادت کے دن پورے ہوچکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔

مسئلہ...... کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن تک خون آیا، اب (دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد) بیس دن بعد خون بند ہوگیا تو نفاس بیس دن ہوگا۔

مسئلہ...... کسی عورت کی عادت تیس دن خون آنے کی تھی اب کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد 35 دن کے بعد خون بند ہوا تو نفاس 35 دن کا ہوگا۔

مسئلہ...... کسی عورت کو خون آنے کی عادت تیس دن کی تھی اس بار 45 دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔ (درمختار)

باب نمبر۳ ...... استحاضہ

استحاضہ کا لغوی معنٰی

ان یستمر الدم بعد العادۃِ (مجمع البحار الانوار، صفحہ:۵۹۱، جلداوّل، مطبوعہ بیروت)

ترجمہ : وہ خون جوکہ عادت کے بعد جاری رہے۔

استحاضہ کی شرعی تعریف

ایامِ حیض ونفاس کے علاوہ عورت کے آگے کے مقام سے جوخون بیماری کے سبب جاری ہو، استحاضہ کہلاتا ہے۔

نوٹ...... اگرکسی عورت کوایسا خون جاری ہو کہ اس کاؤضو برقرار نہیں رہ سکتا ہو یعنی اس کو پوری نماز کے وقت میں اتنا موقع نہ ملے کہ وہ اس وقت کی نماز فرض، واجب وغیرہ طہارت کے ساتھ پڑھ سکے تو وہ معذور سمجھی جائے گی۔ وہ وضوکر کے نماز ادا کرے اگرچہ خون بہتا رہے۔ (درمختار) ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے اس کا وضونہیں جائے گا۔

مسئلہ...... استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔

استحاضہ چونکہ بیماری کا خون ہوتا ہے اس لئے اس میں نماز معاف نہیں اکثر عورتوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ استحاضہ کی حالت میں نماز قضا کردیتی ہیں اوراس کو مثل حیض کے سمجھتی ہیں۔ حالانکہ جان بوجھ کر بلاشرعی مجبوری ایک نماز قضا کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔لہٰذا اس حالت میں نمازوں کا اہتمام کریں۔

مسئلہ...... استحاضہ اگر اس حد کو پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضوکر کے فرض نماز ادا کرسکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ...... استحاضہ کی حالت میں ہر نماز نئے وضو سے ادا کی جائے۔ استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور وضوکر کے عصر کی اوّل وقت میں اور پھر غسل کر کے مغرب کی نماز آخری وقت میں اور وضوکر کے عشاء کی نماز اوّل وقت میں پڑھے اور فجر بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲)

نوٹ...... اگر کپڑا ایک دِرہم کی مقدار آلودہ ہوجائے تو اُسے چاہئے کہ اُسے بدل کر نماز پڑھے۔

مسئلہ...... اگر ابتداء ہی سے خون اس طرح جاری ہوگیا کہ دوخونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع سے دس دِن حیض ہوگا اور بیس دِن استحاضہ۔ (درمختار)

مسئلہ...... اگرکسی کی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک کی ہے اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا چونکہ عادت کے ایام میں تین تاریخ سے پانچ تاریخ تک تین دن ہوتے ہیں لہٰذا یہ حیض ہے باقی استحاضہ اور عادت بدل جائیگی۔

مسئلہ...... گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر (پاکی) کے گزرے اور بعد میں خون جاری ہوگیا بس شروع کے دس دن حیض اور باقی طہر (پاکی کے)۔

مسئلہ...... اگر کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا پھر بیس دن طہر (پاکی) کے گزرے اس کے بعد پھر خون جاری ہوگیا تو دس دن حیض کے ہونگے اور طہر اکیس دِن ہوگا۔

مسئلہ...... اگر تین دن خون آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دِن پورے ہوچکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے۔ اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہوجائے تو ان سب دِنوں کی نمازیں معاف ہیں، کیونکہ عادت بدل گئی ہے اور سب دن حیض میں شمار ہونگے اور اگر گیارھویں دن بھی حیض آیا تو حیض فقط تین دِن ہے اور سات دن استحاضہ کے ہیں۔ گیارھویں دن غسل کرے اور سات دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

مسئلہ...... کسی مستحاضہ (جس عورت کو استحاضہ ہو) نے وُضو کیا تو جس نماز کے وقت وضو کیا جب تک وہ وقت باقی رہے گا اس کا وضو برقرار رہے گا۔ اس وضو سے وہ فرض، نفل وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔ البتہ جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہوا اس کا وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ...... اگر مستحاضہ نے فجر کے وقت وضو کیا، سورج نکلنے کے بعد وہ چاشت کی نماز وغیرہ پڑھنا چاہتی ہے تو نئے سرے سے وضو کر کے پڑھے کیونکہ سورج نکلنے کے ساتھ ہی فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

مسئلہ...... سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے کیونکہ کسی نماز کا وقت داخل ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز کا وقت نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ...... اگر ابتداء ہی سے خون اس طرح جاری ہوگیا کہ دو خونوں کے درمیان پندرہ دِن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن استحاضہ۔

مسئلہ...... مستحاضہ نے وضو کیا اس کے بعد اس کا خون رُکا رہا اور اس دَوران پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ وضو کرلیا اس کے بعد اس نماز کا وقت نکل گیا لیکن ابھی تک خون جاری نہیں ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا البتہ جب خون دوبارہ شروع ہوجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (دُرِّمختار)

مسئلہ...... اگر مستحاضہ نے وضو کیا اور پھر وضو توڑنے والی چیزیں مثلاً پیشاب، پاخانہ، یا ہوا نکلی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اب دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ...... اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہوجائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہوکر پڑھنے سے خون بہتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر فرض ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ...... ایک عورت کی عادت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات دن، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کیلئے نماز روزے کے حق میں کم مدّت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جبکہ رمضان ہو) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور مدّت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت جائز نہیں۔ (بدائع)

مسئلہ...... جب پورا وقت گزر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جس کی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا۔ مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہی۔ (درمختار)

استحاضہ میں نماز معاف نہیں

سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنتِ جحش حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ آتا ہے میں کبھی پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں! یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے، حیض کے دنوں میں نماز ترک کردو پھر غسل کرو، ہر نماز کیلئے وضو کرتی رہو چاہے خون چٹائی پر گرتا رہے۔ (ترمذی)

استحاضہ کی اقسام

☆ نو سال سے کم عمر بچی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

☆ پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے تو استحاضہ ہے۔

☆ تین دِن سے جو کم ہو وہ استحاضہ ہے۔

☆ حیض میں دس دن رات سے جو زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

☆ نیز حالتِ حمل میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے۔

عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ دو قسم کی ہوتی ہے:۔

(۱) فرجِ خارج کی رطوبت (۲) فرجِ داخل کی رطوبت۔

فرجِ خارج کی رطوبت

عورت کی فرجِ خارج کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو بغیر کسی بیماری کے پسینے وغیرہ کی صورت میں آئے۔

حکم ﴿ ایسی رطوبت کا حکم یہ ہے کہ یہ پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں ہاں دھولینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت)

فرجِ داخل کی رطوبت

عورت کی فرجِ داخل کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو پانی کی طرح آگے کی راہ سے آتی ہے۔ بیماری وغیرہ کی وجہ سے اسے سیلانِ رحم (لیکوریا) کہتے ہیں۔

حکم ﴿ یہ پانی ورطوبت جو خارج ہوتی ہے۔ نجس (ناپاک) ہوتی ہے۔ (بدائع) لہٰذا کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (بدائع)

اگر رطوبت مسلسل جاری ہو

رطوبت مسلسل جاری ہوتو اگر نماز کا پورا وقت اس حال میں گزرتا ہے کہ بالکل وقفہ نہیں ہوتا تو چاہئے کہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔ یہ عورت معذور کے حکم میں ہے۔

اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے

اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے کسی وقت رطوبت آتی ہے اور کسی وقت نہیں آتی تو جس وقت رطوبت آئے اس وقت نماز نہ پڑھے۔ جیسے ہی رطوبت رُک جائے تیزی سے کپڑے بدل کر، یا اُس حصّے کو دھو کر نماز پڑھ لے اور اگر نماز پاکی کی حالت میں شروع کی اور نماز کے دَوران رطوبت خارج ہوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور پھر سے نماز پڑھنی پڑے گی۔ (درمختار)

اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہ چلے

اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چلتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی۔ جب نماز پڑھ چکی اور دیکھا کہ گدی تر تھی تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمختار)

اس میں وضو قائم رکھنے کا طریقہ

ایسی عورت شرم گاہ میں روئی رکھ لے۔ یہ پانی جذب کر لے گی۔ جب تک رطوبت روئی کے اس حصّے میں نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے تو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

نوٹ......عموماً خواتین اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں انہیں احتیاط کرنی چاہئے کہ ایک دِرہم ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر لگ جائے تو اسے دھو کر پھر نماز پڑھے۔

Spoting ﴿ ایسی صورت میں عموماً خون کے قطرے آتے ہیں اور دھبہ پڑ جاتا ہے۔

اسباب......اس بیماری کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً رحم کی کمزوری سے کبھی یہ شکایت ہو جاتی ہے، کبھی غلط انداز میں جماع کرنے سے ہو جاتی ہے، کبھی جمپ لینے سے، بداحتیاطی سے یا رحم کے اندر جو جھلّی ہوتی ہے اُس کے پھٹ جانے سے وقفۂ پیدائش میں عموماً گولیاں وغیرہ کا استعمال یا چھلّے کے استعمال سے یا کبھی آپریشن وغیرہ کے بعد ہو جاتی ہے۔

حکم......اس کا حکم یہ ہوگا کہ اس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور کپڑے آلودہ ہونے کی صورت میں (اگر ایک دِرہم کی مقدار آلودہ ہو جائیں) تو کپڑے بدل کر نماز پڑھے گی اور اگر خون کے قطرے مسلسل اس طرح آ رہے ہیں کہ پورا نماز کا ایک وقت گزر جائے لیکن رُکتا نہیں تو اس صورت میں معذور کا حکم ہوگا۔ (جس کی تفصیل پیچھے گزر گئی)

خواتین میں پائی جانے والی غلط باتیں

☆ عام ناواقف اور اَن پڑھ عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ جب تک چھلّہ یعنی چالیس دِن یا سوا مہینہ نہ گزر جائے، زچہ پاک نہیں ہوتی یہ محض غلط ہے بلکہ جس دن خون بند ہوجائے اسی دن غسل کرکے نماز، روزہ شروع کردے۔ (بہارِ شریعت)

☆ بعض عورتوں کو جب حیض آتا ہے تو وہ خون بند ہوجانے کے باوجود اپنے دِنوں کی گنتی پوری کرتی ہیں یعنی اگر وہ سات دِن میں پاک ہوتی ہیں اس مرتبہ پانچ دن خون آکر بند ہوگیا مگر وہ سات دن پورے ہونے کا انتظار کرتی رہیں، تو یہ سخت منع ہے۔ جس دِن خون بند ہوجائے اسی دن غسل کرکے نماز شروع کردیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆ حیض و نفاس والی عورت نیاز وغیرہ کا کھانا پکا بھی سکتی ہے اور کھا بھی سکتی ہے۔ مثلاً حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارھویں اور 22 رجب شریف کی نیاز وغیرہ میں اکثر خواتین حیض و نفاس والی کو نہ تو نیاز پکانے دیتی ہیں اور نہ ہی انہیں کھانے دیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں لغو ہیں۔ کیونکہ حیض ایک ایسی نجاست ہے جو پورے جسم میں سرایت نہیں کرتی جیسا کہ ایک مرتبہ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک دھلوانے کیلئے اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب کرتے تھے تو اس وَقت آپ گھر میں تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ حیض و نفاس والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے (ان باتوں سے احتراز (بچنا) یہود و مجوس کا طریقہ ہے۔) (فتاویٰ رضویہ)

☆ عموماً خواتین میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حیض و نفاس سے فراغت کے بعد اپنے بستر کی چادریں، اس دَوران جو سر پر دوپٹا پہنا تھا وہ جو کپڑے پہنے تھے اگرچہ ان پر خون نہ لگا ہو، برقعہ، کنگھا، چوٹی، زیورات وغیرہ تمام چیزیں دھونے کا اہتمام کرتی ہیں ایسا کرنا دُرست نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں حیض و نفاس کے ایام میں پہننے سے ناپاک نہیں ہوتیں۔ خوب یاد رکھئے کہ کوئی چیز، کوئی کپڑا وغیرہ اسی وقت ناپاک ہوگی جب اس پر حیض و نفاس کا خون لگے گا اور اسی کو پاک کرنا ضروری ہے۔

☆ عموماً خواتین میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جو عورت نفاس سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرتی ہے اس کیلئے مٹی وغیرہ، نیم کے پتے استعمال کرتی ہیں، پانی کے چالیس ڈونگے استعمال کرتی ہیں، یہ سب باتیں من گھڑت ہیں۔

☆ بعض عورتیں نفاس والی عورت کو گھر سے نہیں نکلنے دیتیں۔ نفاس والی عورت بھی ذِکر و اذکار کی محافل، نیک اجتماعات میں، میلاد وغیرہ میں شرکت کر سکتی ہے۔

☆ بعض خواتین نفاس والی عورت کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے سمجھتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے۔ اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ عموماً عورتوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ حیض و نفاس سے فراغت کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے اپنے غیر ضروری بال صاف کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ ایسا ضروری نہیں بلکہ ناپاکی کی حالت میں بال (غیر ضروری) اور ناخن وغیرہ نہ تراشے جائیں۔ (عالمگیری) کیونکہ ناپاکی کی حالت میں ان چیزوں کا اپنے جسم سے دُور کرنا دُرست نہیں۔

☆ عموماً خواتین حیض و نفاس سے فراغت کے بعد عین غسل والے دن ہی غیر ضروری بالوں کا دُور کرنا ضروری سمجھتی ہیں جو کہ دُرست نہیں۔ بلکہ چالیس دِن کے اندر اندر انہیں صاف کر لینا چاہئے اور ہفتہ میں ایک بار (جمعہ کو) صاف کرنا مستحب ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔

☆ عموماً حیض و نفاس والی عورتوں میں مشہور ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں مہندی نہ لگائی جائے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں حیض و نفاس والی اور حاملہ عورت کو مہندی لگانا جائز ہے۔ البتہ اس کے لگانے سے کوئی جسمانی نقصان ہوتا ہو یا ٹھنڈ لگ جاتی ہو ایسی کسی صورت میں اسے مہندی نہیں لگانی چاہئے اسی طرح ایسی کوئی غذا بھی استعمال نہیں کرنی چاہئے جس سے صحت کو نقصان ہو۔

نجس کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

اسماء بنتِ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض لگ جائے تو اس کو کھرچ ڈالے پھر پانی سے دھودے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ (بخاری، باب غسل دم الحیض)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب ہم سے کوئی حالتِ حیض میں ہوتی تو پاک ہونے کے بعد اپنے کپڑے سے خون کھرچ دیتی اور اسے دھوڈالتی اور پھر سارے کپڑے کو پانی سے دھوتی اور اس میں نماز پڑھتی۔ (بخاری)

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

☆ اگر حیض ونفاس کا خون کپڑوں پر لگ جائے اور وہ دَل دار (گاڑھی) ہوتو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دُور کرنا ضروری ہے۔

☆ اگر ایک بار دھونے سے صاف ہوجائے تو پاک ہوجائے گی، اگرچہ دو یا پانچ بار دھونے سے صاف ہوتو دو یا پانچ بار دھونا پڑے گا۔ہاں اگر تین بار سے کم میں دُور ہوجائے تو تین بار دھونا مستحب ہے۔

☆ اگر نجاست (خون) دُور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر باقی ہے تو اسے دُور کرنا لازِم ہے۔ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دُور کرنے کی ضرورت نہیں، تین بار دھولیا تو کپڑا پاک ہوگیا۔ (عالمگیری،منیہ)

☆ اور اگر نجاست پتلی ہو (خون پتلا ہو) تو تین بار دھونے اور تین بار طاقت بھر نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کیساتھ نچوڑنے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔اگر کپڑے کا خیال کرکے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

☆ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کرلینا بہتر ہے۔یعنی پہلی مرتبہ طاقت بھر نچوڑا پھر ہاتھ پاک کیے، پھر دوبارہ دھوکر دوبارہ نچوڑا اور ہاتھ پاک کیے اور تیسری مرتبہ دھوکر نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی۔ (بہارِ شریعت)

دوسرا طریقہ

☆ سب سے پہلے کپڑے پر سے خون کا اثر (نجاست) صاف کریں۔

☆ اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال کر نل کھول دیں اور تقریباً آدھی بالٹی جتنا پانی گرنے دیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک بالٹی چھ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ تک پانی گرنے دیں، اب وہ کپڑا پاک ہے۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جب کپڑا بالٹی میں ڈالیں تو اسے اپنے ہاتھوں سے دبا کر بالٹی میں رکھیں کہ کپڑا پانی کی بالٹی میں ڈوبا ہوا ہونا چاہئے کہ عموماً پانی کے زور (پریشر) سے کپڑا اُبھر کر پانی کی سطح پر آجاتا ہے جس کی وجہ سے کپڑا کا وہ حصہ پاک ہونے سے رہ جاتا ہے لہٰذا خوب اچھی طرح کپڑے کو پانی میں ڈوبا ہوا ہونا ضروری ہے۔

وہ کپڑے جن کے دھونے میں حرج ہو

وہ کپڑے جن کے پاک کرنے (دھونے) میں حرج ہو مثلاً کام دار کپڑے، یا ایسے کپڑے کہ اگر انہیں طاقت بھر نچوڑا تو ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے کپڑوں پر اگر حیض و نفاس کا خون لگ جائے تو پہلے خون کا اثر صاف کریں۔

☆ اب کپڑے کو ایک مرتبہ دھو کر بغیر نچوڑے لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری مرتبہ دھو کر بغیر نچوڑے لٹکا دیں، پھر دوبارہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری مرتبہ بھی یہی عمل دہرا کر سکھا دیں، اب یہ کپڑا پاک ہے۔

اہم مسئلہ..... آج کل **واشنگ مشین میں کپڑے دھلتے** ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر ایک بھی ناپاک کپڑا واشنگ مشین میں ڈال کر دھویا تو سارے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ تین یا چار بالٹیوں میں کپڑے کھنگالنے سے بھی کپڑے پاک نہیں ہونگے۔ بلکہ مذکورہ بالا طریقوں پر عمل کر کے ہی کپڑے پاک کئے جاسکتے ہیں یعنی تمام کپڑے پاک کرنے پڑیں گے۔

غسل کا طریقہ

☆ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

☆ غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں کہ نیت کرتی ہوں میں غسل کی پاکی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کیلئے۔

☆ دونوں ہاتھ پہونچوں تک تین تین بار دھوئیں، پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔

☆ پھر جسم پر کہیں اور نجاست لگی ہو تو اس کو دُور کریں۔

☆ پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہوں تو پاؤں بھی دھولیں۔

☆ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں (خصوصاً سردیوں میں)۔

نوٹ......اس دَوران صابن بھی لگا سکتے ہیں۔

☆ پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیں۔

☆ اس کے بعد بائیں (الٹے) کندھے پر تین بار پانی بہائیں۔

☆ اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائیں۔ گردن، بغلیں، ران پنڈلیوں کے ملنے کی جگہیں، ڈھلکی ہوئی پستان، ناف کے سوراخ، شرم گاہ کا ہر گوشہ اور دیگر تمام اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی پہنچائیں۔

☆ اب غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں اگر نہانے میں دھوئے تھے تو مزید ضرورت نہیں۔

☆ غسل کے بعد تولیئے وغیرہ سے جسم پونچھنے میں حرج نہیں۔ مگر تولیہ صاف ہو۔

☆ غسل کے فوراً بعد کپڑے پہن لیں۔

☆ اگر مکروہ وَقت نہ ہو تو دو رَکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غُسل کی احتیاطیں

غسل میں اکثر اوقات بداحتیاطیاں پائی جاتی ہیں جن سے غسل نہیں ہوگا اور نمازیں برباد ہوجائینگی ۔ لہٰذاان باتوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں۔

☆ پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے پر قناعت نہ کریں کہ یہ دھونا نہیں بلکہ مسح ہوگا حالانکہ غسل میں ہر عضو کودھونا فرض ہے۔

☆ جسم میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں دھلیں گی۔ لہٰذا احتیاط کے ساتھ پانی بہائیں کہ بدن کے ہر ذرّے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جائے۔

☆ سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اوراگر گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کرلینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں چوٹی اگر سخت گوندھی ہوئی ہے تو بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

☆ کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

☆ کان کے ہر ہر پرزے اوراس کے سوراخ کا مونھ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

☆ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلیں گے۔

☆ بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر ذرّہ۔

☆ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں۔

☆ ران اور پیڑو کا جوڑ اور پنڈلی کا جوڑ۔

☆ دونوں سرین (کولھے) کے ملنے کی جگہ۔

☆ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں۔

☆ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔

☆ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ۔

☆ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر اُنگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

☆ یوں ہی حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون کا اثر صاف کرلینا مستحب ہے، لازمی نہیں۔

☆ ماتھے پر افشاں (Glitter) چپٹی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

☆ بالوں میں اگر (Gell) لگا ہے کہ اس کے ہوتے بال تر نہ ہوں گے یا ہیئر اسپرے (Hair Spray) ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

☆ اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

☆ نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

نوٹ...... اس کتاب کو پڑھ کر دوسری بہنوں تک بھی پہنچائیں تا کہ وہ بھی ان ضروری مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔

ضروری گزارش

اس کتاب میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ ہر مسئلے کو حوالے کے ساتھ درج کیا جائے اگر پھر بھی کوئی غلطی ہو تو قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ادارہ کو اس کی اِطلاع فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔ (شکریہ)